مقام خلافت

اللہ تعالیٰ کی یہ قدیم سے سنت چلی آ رہی ہے کہ وہ نبوت کے بعد خلافت کو جاری کرتا ہے۔اور نبی کریم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ سے بھی اس امر کا پتہ چلتا ہے کہ کوئی بھی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں:۔

مَا کَانَتْ نُبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهُ خِلَافَةٌ۔

(مجمع الزوائد علی بن ابی بکر الھیثمی جلد۵ص۱۸۸دارالکتاب العربی قاہرہ بیروت ۱۴۰۷)

یعنی کوئی بھی ایسی نبوت نہیں گزری جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔

نبی کریم ﷺ کا یہ ایک مختصر سا جملہ ایک بہت بڑی حقیقت کو ہمارے سامنے بیان کر رہا ہے جو خلافت کے مقام اور مرتبہ کو کھول کر بیان کر رہا ہے۔اس حدیث میں دراصل اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس کو اس زمانہ کے امام دوراں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھول کر اس طرح بیان فرمایا ہے کہ نبوت ایک بیج لگاتی ہے اور نبوت کے بعد خلافت اس بیج کو پروان چڑھاتی ہے۔گویا خلافت نبوت کی ظل ہے اور اس کی قائمقام ہے اور جو کام نبی کا ہوتا ہے وہی کام خلیفہ کا ہے۔نبوت ہمارے سامنے اصول بیان کرتی ہے تو خلافت ان اصولوں کو کھول کر اور آسان بنا کر پیش کرتی ہے۔

اب آپ کے سامنے مقامِ خلافت کے بارہ میں خلفائے سلسلہ احمدیہ کے ارشادات رکھے جاتے ہیں جن سے خلافت کا اصل مقام و مرتبہ ہمیں معلوم ہوجائے گا۔خلفاء کے ارشادات سے قبل خلافت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک ارشاد پیش کیا جاتا ہے جو اس طرح سے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”خلیفہ درحقیقت رسول کا ظل ہوتاہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانے میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔“

(شہادت القرآن صفحہ 57)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ پیغامیوں کا مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔تم خلافت کا نام نہ لو۔مجھے خدا نے خلیفہ بنادیاہے۔اور اب تمھارے کہنے سے معزول ہو سکتاہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے اگر تم زیادہ زور دو گے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالدبن ولید ہیں جو تمھیں مرتدوں کی طرح سزا دیں گے۔دیکھو میری دعائیں عرش میں بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعاسے بھی پہلے کر دیتاہے۔میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے۔تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو۔

(بدر قادیان 28جون1912صفحہ18تا22)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:۔

”خلفاء کے ذریعہ سنن اور طریقے قائم کئے جاتے ہیں ورنہ احکام تو انبیاء پر نازل ہو چکے ہوتے ہیں۔خلفاء دین کی تشریح اور وضاحت کرتے ہیں۔اور مغلق امور کو کھول کر لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں اور ایسی راہیں بتاتے ہیں جن پر چل کر اسلام کی ترقی ہوتی ہے۔“

(الفضل4ستمبر1937ئ)

حضرت مصلح موعودؓ کے ان الفاظ سے یہ حقیقت بالکل نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ نظام خلافت کا اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ساتھ نہایت زبردست اور گہرا تعلق ہے چنانچہ حضورؓ خودہی فرماتے ہیں کہ:۔

”خلافت کا مسئلہ میرے نزدیک اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے۔بلکہ میں سمجھتاہوں کہ اگر کلمہ شریف کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے بلند ہوگا۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ طیبہ اسلام کی اساس ہے۔مگر یہ کلمہ جو اپنے اندر تفصیلات رکھتاہے اور جن امور کی طرف اشارہ کرتاہے ان میں سب سے بڑا مسئلہ خلافت ہی ہے۔“

(خلافت راشدہ صفحہ 3)

پھر لکھتے ہیں کہ:۔

”خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔اوراسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔اور ہمیشہ خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر رکے گا۔حال ہی میں ایک صاحب کا خط آیاہے۔وہ لکھتے ہیں:میں نے ایک شخص کو تبلیغ کی۔وہ کہتاہے کہ اگر تمھارے موجودہ خلیفہ کے بعد بھی سلسلہ قائم رہا تو میں بیعت کرلوں گا... میں تو مرجائوں گا لیکن میرے بعد جو حضرت مسیح موعودؑ کے قائم مقام ہوں گے ان کے متعلق بھی اسی طرح کہا جائے گا۔یاد رکھو کہ اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہے گا اور ہماری جماعت دن بدن ترقی ہی کرتی رہے گی۔“

(درس القرآن صفحہ72۔مطبوعہ نومبر1921ء از حضرت مصلح موعودؓ)

1947ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں مجلس علم و عرفان کے دوران ایک شخص نے سوال کیا کہ ’کیا خلیفہ کی موجودگی میں مجدد ہوسکتاہے؟‘

اس پر حضورؓ نے یہ لطیف جواب دیا:۔

”خلیفہ تو مجدد سے بڑا ہوتاہے اور اس کا کام ہی احکام شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتاہے پھر اس کی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتاہے؟مجدد تواس وقت آیا کرتاہے جب دین میں بگاڑ پیداہوجائے۔“

(الفضل8شہادت/اپریل1326ھ1945/ئ۔صفحہ4۔بحوالہ ’خلیفہ خدا بناتاہے‘از دوست محمد شاہد صاحب)

سورۃ النور کی تفسیر میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ:۔

”اقامت صلوٰۃ بھی اپنے صحیح معنوں میںخلافت کے بغیر نہیں ہوسکتی۔اور اسکی وجہ یہ ہے کہ صلوٰۃ کا بہترین حصہ جمعہ ہے جس میں خطبہ پڑھا جاتاہے اور قومی ضرورتوں کو لوگوں کے سامنے رکھا جاتاہے۔اب اگر خلافت کا نظام نہ ہو تو قومی ضروریات کا پتہ کس طرح لگ سکتاہے۔مثلاً پاکستان کی جماعتوں کو کیا علم ہوسکتاہے کہ چین اور جاپان اور

دیگر ممالک میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں کیا ہو رہاہے۔اور اسلام ان سے کن قربانیوں کا مطالبہ کر رہاہے۔اگر ایک مرکز ہوگا اور ایک خلیفہ ہو گا جو تمام مسلمانوں کے نزدیک واجب الاطاعت ہو گا تو اسے تمام اکناف عالم سے رپورٹیں پہنچتی رہیں گی کہ یہاں یہ ہورہاہے اور وہاں یہ ہورہاہے اور اس طرح وہ لوگوں کو بتا سکے گا کہ آج فلاں قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے اور آج فلاں قسم کی خدمات کے لئے آپ کو پیش کرنے کی حاجت ہے...... مگر جب خلافت کا نظام نہ رہے تو انفرادی رنگ میں کسی کو قومی ضرورتوں کا کیا علم ہو سکتاہے۔"

(تفسیر کبیر۔تفسیر سورۃ النور۔صفحہ368)

ایک دفعہ جمعہ کے موقع پر خطبہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ:۔

"اگر ایک امام اور خلیفہ کی موجودگی میں انسان یہ سمجھے یہ ہمارے لئے کسی آزاد تدبیر اور مظاہرہ کی ضرورت ہے تو پھر خلیفہ کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔امام اور خلیفہ کی ضرورت یہی ہے کہ ہر قدم جو مومن اٹھاتاہے اس کے پیچھے اٹھاتاہے اپنی مرضی اور خواہشات کے تابع کرتاہے،اپنی تدبیروں کو اس کی تدبیروں کے تابع کرتاہے،اپنے ارادوں کو اس کے ارادوں کے تابع کرتاہے،اپنی آرزوئوں کو اس کی آرزوئوں کے تابع کرتاہے اور اپنے سامانوں کو اس کے سامانوں کے تابع کرتاہے، اگر اس مقام پر مومن کھڑے ہوجائیں تو ان کے لئے کامیابی اور فتح یقینی ہے۔"

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل 4ستمبر1937ئ)

ایک موقع پر فرمایا کہ:۔

"اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہوتی ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہوتی ہے۔وہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتاہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتاہے۔مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور تمام پاکیزگی کا مرکز ہوتاہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور نظام کا مرکز ہے۔اس لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے اور خلفاء کو عصمت صغریٰ۔"

(الفضل17فروری1935ئ)

اسی طرح ایک اور موقع پر فرمایا کہ:۔

”اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کو دیکھتے ہوئے میں انسانوں پر انحصار نہیں کر سکتا۔اور تم بھی یہ نصرت اسی طرح حاصل کرسکتے ہیں کہ اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائو۔اور ایسا کرنے میں صرف خلیفہ کی اطاعت کاثواب نہیں بلکہ موعود خلیفہ کی اطاعت کا ثواب تمھیں ملے گا۔اگر تم کامل طور پر اطاعت کرو گے تو مشکلات کے بادل اڑجائیں گے۔ تمہارے دشمن زیر ہوجائیں گے اور فرشتے آسمان سے تمہارے لئے ترقی والی نئی زمین اور تمہاری عظمت و سطوت والا نیا آسمان پیدا کریں گے۔لیکن شرط یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کرو۔“

(الفضل4ستمبر1937ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ:۔

”خدا تعالیٰ جس شخص کو خلافت پر کھڑا کرتاہے وہ اس کو زمانہ کے مطابق علوم بھی عطا کرتاہے اگر وہ احمق،جاہل اور بے وقوف ہوتا...... تو اس کے کیا معنی ہیں کہ خلیفہ خود خدا بناتاہے اس کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جب کسی کو خدا خلیفہ بناتاہے تو اسے اپنی صفات بخشتاہے اگر وہ اسے اپنی صفات نہیں بخشتا تو خدا تعالیٰ کے خود خلیفہ بنانے کے معنی ہی کیا ہیں؟“

(الفضل22نومبر1950ئ)

خلافت کی ناقدری کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓنے فرمایا:۔

”ہم جو انعامات تم پر نازل کرنے لگے ہیں اگر تم ان کی ناقدری کرو گے تو ہم تمھیں سخت سزا دیں گے۔ خلافت بھی چونکہ ایک بھاری انعام ہے اس لئے یاد رکھو جو لوگ اس نعمت کی نا شکری کریں گے وہ فاسق ہو جائیں گے......فسق کا فتویٰ انسان پر اسی صورت میں لگ سکتاہے جب وہ روحانی خلفاء کی اطاعت سے انکار کرے۔“

(تفسیر کبیر۔سورۃ النور۔صفحہ374)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس تعلق میں فرماتے ہیں:۔

”ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے۔لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خداتعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور بے نفسی کا لبادہ پہن لیتا ہے۔“

(الفضل ۱۷مارچ ۱۹۶۷ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

”ہر احمدی کو یہ اچھی طرح ذہن نشین کرلینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجددین کی آمد کا سلسلہ بند ہوگیا ہے۔اور خداتعالیٰ نے محض اپنے کرم سے انبیاء کے طریق پر نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے۔اور خلفاء بلاشبہ مجددین ہیں۔اس نظام کو غیر معمولی محبت، فدائیت اور ناقابل شکست وفاداری کے ساتھ محفوظ رکھنا ہے۔اسلام کی برتری کے لئے موجودہ نسلوں کے دلوں میں بھی اس بات کو راسخ کردینا چاہئے“۔

(اخبار ”بدر“ قادیان، ۲۳مارچ۱۹۷۸ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

”اس وقت جماعت احمدیہ میں تیسرے خلیفہ کا زمانہ گزر رہا ہے۔چنانچہ مجھ سے پہلے ہر دو خلفا کا اور میرا بھی اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر خلیفہ مجدد بھی ہوتا ہے لیکن ہر مجدد خلیفہ نہیں ہوتا کیونکہ خلافت ایک بہت اونچا مقام ہے ایسے مجدد سے جو خلیفہ نہیں یعنی اس معنی میں جس کو ہم خلافت راشدہ کہتے ہیں۔حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے خلفاء ہوں گے پھر بادشاہت شروع ہو جائے گی اور پھر آخری زمانے میں منہاج نبوت پر خلفا کا زمانہ آ جائے گا اور یہ کہ کر آپ خاموش ہوگئے جس کا مطلب یہ ہے کہ پھر اس کا سلسلہ قیامت تک چلے گا۔یہی مطلب ہم لیتے ہیں کیونکہ یہی مطلب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے لیا ہے“۔

(الفضل 21 مئی 1978ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:۔

”حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔”یہ قدرت قیامت تک ہے“۔اور خدا نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ قیامت تک یہ قدرت منقطع نہیں ہوگی۔پس خلافت اگر قیامت تک قائم ہے تو اس کے ہوتے ہوئے مجددیت کا سوال کیا باقی رہ جاتا ہے ... حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے جہاں مجددیت کی پیشگوئی فرمائی وہاں قیامت تک کا کوئی ذکر نہیں فرمایا۔لیکن جہاں مسیح موعود... کی پیشگوئی فرمائی وہاں یہ وعدہ فرمایا ”ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ“ جو وعدے ہیں دراصل مسیح موعود علیہ السلام کے آنے تک کی دیر ہے۔جب مسیح موعود علیہ السلام آجائیں تو پھر فرمایا کہ ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰى مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ پھر خلافت قائم ہوگی اور منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔اور یہ وہ خلافت ہے جس کا آیت استخلاف میں ذکر ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۷/اگست ۱۹۹۳ء بحوالہ ماہنامہ خالد ربوہ مئی ۹۴ء ص ۲ تا ۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”اسی طرح آپ نے خلافت کی حفاظت کا جو وعدہ کیا ہوا ہے اس میں بھی یہ بات داخل ہے کہ خلافت کے مزاج کو نہ بگڑنے دیں۔خلافت کے مزاج کو بگاڑنے کی ہرگز کوشش نہ کریں ہمیشہ اس کے تابع رہیں، ہر حالت میں امام کے پیچھے چلیں۔امام آپ کی رہنمائی کے لئے بنایا گیا ہے اس لئے کسی وقت بھی اس سے آگے نہ بڑھیں۔“

(الفضل 11 فروری 1994ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے نہایت احسن طریق سے لوگوں کی اصلاح کی اوران کمزوریوں پر روشنی ڈالی تاکہ فتنہ پرداز کسی طرح کامیاب نہ ہو سکیں۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”ان امور پر میں کئی دفعہ خطبات دے چکا ہوں لیکن پھر بار بار یہ باتیں سامنے آتی ہیں کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں یہ معمولی باتیں ہیں کیا فرق پڑا اگر ہم نے چپکے سے فلاں کی بات سن لی؟ ساتھ ساتھ اپنی دانست میں خلیفہٴ وقت کی حفاظت بھی

کر لی۔ کہہ دیا کہ ہاں ہاں کسی کی باتوں میں آگیا ہو گا۔خود تو اپنی ذات میں شریف آدمی لگتا ہے خود تو جھوٹا اور غیر منصف نظر نہیں آتا اس لئے ضرور باتوں میں آگیا ہو گا یعنی غیر منصف بھی قرار دے دیا اور ساتھ ہی بے وقوف بھی قرار دے دیا۔اچھا دفاع کیا ہے خلیفۂ وقت کا! یعنی پہلے تو صرف ظالم کہا تھا آپ نے کہا کہ ظالم صرف نہیں ہے، احمق بھی بڑا سخت ہے اس کو چغلیوں کی بھی عادت ہے یک طرفہ باتیں سنتا ہے اور فیصلے دیتا چلا جاتا ہے۔حسن ظنی میں مَیں کہتا ہوں کہ آپ نے اپنی طرف سے دفاع کیا لیکن یہ کیا دفاع ہے اس پر تو غالب کا یہ مصرع آپ پر صادق آتا ہے کہ:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اگر آپ نے خلافت کا ایسا ہی دفاع کرنا ہے، آپ کے یہی عزم تھے جب آپ نے عہد کئے تھے کہ ہم قیامت تک اپنی نسلوں کو بھی یہ یاد دلاتے رہیں گے کہ تم نے خلافت احمدیہ کی حفاظت کرنی ہے اور اس کے لئے ہر چیز کی قربانی کے لئے تیار رہو گے اگر عہد سے آپ کی یہی مراد ہے تو یہ عہد مجھے نہیں چاہئے۔خلافت احمدیہ کو یہ عہد نہیں چاہئے کیونکہ اس قسم کی حفاظت نقصان پہنچانے والی ہے فائدہ پہنچانے والی نہیں ہے لیکن یہ صرف ایک خلافت کا معاملہ نہیں ہے سارے نظام اسلام کا معاملہ ہے تمام اسلامی قدروں کا معاملہ ہے۔ہم تو دُور کے مسافر ہیں ایک صدی کا ہمارا سفر نہیں ہے سینکڑوں سال تک اور خدا کرے ہزاروں سال تک ہم اسلام کی امانت کو حفاظت کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ دوسروں تک منتقل کرتے چلے جائیں ان اہم مقاصد کے لئے آپ کو پوری طرح ہتھیا ر بند ہونا چاہئے آپ ان معاملوں میں کیوں بار بار شیطان کے حملوں کے لیے اپنے سینوں کو پیش کرتے ہیں؟جن میں قرآن کریم نے آپکو کھول کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ ان اصولوں سے ہٹوگے تو موت کے سواتمہارا کوئی مقدر نہیں ہے۔"

(ضمیمہ ماہنامہ انصاراللہ دسمبر1987ئ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں قائم ہونے والی یہ خلافت ، خلافت علی منہاج النبوۃ ہے۔اس کے ساتھ تعلق بیعت کے نتیجے میں جماعت پر وہ تمام افضال خاص طور سے نازل ہوتے ہیں جو انبیاً اور رسولوں کی جماعتوں

کے ساتھ خاص ہیں۔پس اگر ہم ان انعامات کو پانا چاہتے ہیں تو ہمیں دل کی کامل عزیمت کے ساتھ اپنے آپ کو خلافت کے قدموں میں لا کر ڈالنا ہو گا۔اور اس کے دامن سے چمٹ کر سلوک کی منازل طے کرنا ہوں گی کیونکہ بجز تعلقِ خلافت ، تعلق باللہ کا پیدا ہونا محال ہے۔"

(ماہنامہ الناصر جرمنی جون تا ستمبر ۲۰۰۳ء ص۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"اسلام، احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنی ہے اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا ہے اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت احمدیہ سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتے رہنا ہے اور ان کے دلوں میں خلیفہ وقت سے محبت پیدا کرنی ہے۔یہ اتنا بڑا اور عظیم الشان نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اترنا اور اس کے تقاضوں کو نبھانا ایک عزم اور دیوانگی چاہتا ہے"۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی جون تا ستمبر ۲۰۰۳ء ص۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے11مئی2003ء کواحباب جماعت کے نام ایک خصوصی پیغام میں فرمایا:

"قدرتِ ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے۔یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کی مانند پروئی ہوئی ہے۔اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو وہ محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں۔ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں۔اگر قدرتِ ثانیہ نہ ہو تو اسلام کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔"

(الفضل انٹر نیشنل 23تا30مئی2003ء۔صفحہ1)

اللہ تعالیٰ ہمیں خلفاء کے ان پاکیزہ ارشادات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم صحیح معنوں میں خلافت اور خلیفہ کے مقام اور مرتبہ کو پہچاننے والے بن جائیں۔آمین